Registered no. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی-

نمبر (۵) مطبوعہ ۳ فروری سنہ ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

پرنس وکٹر بوناپارٹ کہتا ہی کہ فرانس میں شاہی حکومت قایم کرونگا اور فوج میری مددگار ہوگی ؛

حضور سر انتانی مکڈانل نے دریائے گھاگرہ کا ریلوے پل کھولا اور الجن برج اُسکا نام رکھا ؛

جودھپور بیکانیر ریلوے ایک جانب لنکوسار سے صور تگڈھ تک دوسری طرف گیگسر سے پلانا تک بڑھائیں گے ؛

ڈاکٹر ولڈن جدید لاٹ پادری کلکتہ کو یکم فروری کو بنگالہ کے پادری صاحبان ایڈریس خیر مقدم دینگے ؛

کوئٹہ میں ایک قمار بازوں کے گروہ کو پولیس نے گرفتار کیا ؛

حضور لارڈ کرزن نے کلکتہ کی فوج والنٹیرز رائفلز کا آزری ہونا منظور فرمایا ہی ؛

تمام ہندوستان کے واسطے توپوں کی گاڑیوں کے بنانے کا ایک ہی وسطی کارخانہ قایم کرنے کی تجویز زیر غور ہی ؛

ٹرانسوال میں ہندی آبادی کے بسنے کے جدید قانون پر یکم فروری سے عمل ہوگا ؛

قانون یہہ ہی کہ شہر کے باہر بسیں لیکن بعض خاص حالتوں میں اس مدت کے بڑھانیکا بھی اختیار ہوگا ؛

کلکتہ یونیورسٹی میں امتحان-ایل-ایل-بی- میں کل ۲۱۸ امیدوار پاس ہوئے-پنجاب میں ۱۷ ہوئے-

گورنمنٹ ہند نے نمایش پیرس سنہ ۱۹۰۰ء میں ہندی مال کے انتظام نمایش کے لئے ۱۲ ہزار پونڈ منظور کیا ؛

خدیو مصر بیمار ہیں-عمل جراحی کے لئے سرجن گوسن بار منگوائے گئے ہیں ؛

برما میں چین کی حد بندی میں جس مقام کا اندیشہ تھا آسانی سے طے ہوگیا-حدود برما میں بہت سا شیا ملک آ گیا ؛

حضور لیڈی کرزن صاحبہ معہ فیملی ۸ مارچ کو روانہ شملہ ہونگی اور حضور وایسرائے اخیر مارچ کو ؛

سنہ ۱۹۰۱ء کی عام مردم شماری ہند کی نسبت گورنمنٹ ہند ابھی سے لوکل گورنمنٹوں کے ساتھ خط و کتابت کرنے لگی ہی ؛

فرانس میں سنہ ۱۹۰۰ء کی عالمگیر نمایش کے لئے ابھی سے کوششیں ہو رہی ہیں عظیم کام ہی اور قریباً تو تیار ہی ؛

لفٹنٹ گورنر برما کلکتہ سے رنگون واپس چلے گئے ؛

عمدہ مضامین

ہمارے ہمعصر کرسچن پیٹریٹ نے انگلستان اور امریکہ کے مشہور مقدسوں کے مضامین کا سلسلہ اپنے اخبار میں شایع کرنا شروع کیا ہی-اُن میں سے پہلے مضمون کو جو پروفیسر ڈبلیو-جی-بلیکی کی طرف سے لکھا گیا ہی ہم نے بغور پڑھا-فی الحقیقت یہہ مضمون نہایت ہی مفید اور غور طلب ہی-اُس میں پروفیسر صاحب نے نہایت سادہ طور سے ثابت کیا ہی کہ خدا ہمیشہ کمزوروں کی مدد کرتا ہی ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر
پادری۔ ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب اسٹنٹ
پادری طالب الدین حقانی بی۔ اے۔ پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل صاحب اڈیٹرز

حکومتِ سوڈان

لارڈ کچنر سوڈان کے گورنر جنرل مقرر ہوئے اور ملک سوڈان چار بڑے اور تین چھوٹے صوبوں میں تقسیم کیا گیا۔ بڑے ضلعوں کی حکومت پر ایک ایک گورنر مقرر کیا گیا ہے اور چھوٹے ضلعوں کی حکومت شاید لفٹنٹ گورنروں کے سپرد ہوگی۔ امدرمان سینار فاشودہ اور کسالہ یہہ بڑے اضلاع درجہ اول کے ہیں اور اسوان وادی حلفا اور سواکن یہہ تین اضلاع درجہ دوم کے ہیں۔ کسالہ کا گورنر پہلے سے مقرر ہے۔ یہہ وہ مقام ہے جو اس سے پہلے اٹلی کے ماتحت تھا جس نے شاہ ابی سینیا سے شکست کھا کر اس نواح کی قلمرو اتھریہ کو خالی کرتے وقت یہہ مقام انگریزوں کو حوالہ کر دیا تھا۔ امدرمان کی گورنری پر جنرل ہنٹر صاحب مقرر ہوئے۔ سینار کی گورنری پر کرنل لوئس صاحب اور فاشودہ کی گورنری پر کرنل جیکسن صاحب یہہ تمام افسروہ ہیں جنہوں نے فتح خرطوم میں بڑی بہادری دکھائی ۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے حال میں ایک تازہ اشتہار شایع کیا ہے جس میں مولوی محمد حسین کی تکفیر کے فتوے بھی درج ہیں اور مرزا صاحب اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو جو پیشگوئی نزول عذاب کے بارہ میں کی گئی تھی وہ یہی ہے جو مولوی محمد حسین کے خلاف فتوے لکھے جانے سے پوری ہوئی۔

مرزا صاحب کا یہہ منطق بالکل غلط ہے کیونکہ اگر ایسی ذلت سے پیشگوئی کا پورا ہونا مراد ہے تو ایسی ذلتیں مرزا صاحب کو سینکڑوں بار حاصل ہو چکی ہیں۔

مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ایسے ہی ادنی اور پیش پا افتادہ معاملات کے لئے ہوتی ہیں۔ مگر اشتہار ایسی چست عبارت میں لکھے جاتے ہیں کہ اشتہار سازی کے اچھے اچھے پروفیسر اُن کو دیکھ کر دنگ رہ جائیں۔

مسیحی مذہب تعلیم کے ساتھ پھیلتا ہے

چونکہ انگریزی تعلیم کی ترقی کے ساتھ تعلیم یافتہ اشخاص کے دلوں میں عیسائی مذہب کے خیالات جڑ پکڑتے جاتے ہیں تو ہندو اور محمدی اخبار نویس اِس کا اصل سبب یہہ بتلاتے ہیں کہ "ہندو و محمدی اپنے آبائے مذہب سے ناواقف رہتے نہ اُن کو مذہبی علوم پڑھائے جاتے ہیں نہ وہ اپنی مذہبی زبانوں (یعنے سنسکرت و عربی) میں ترقی کرتے ہیں جن زبانوں میں ہماری مذہبی کتابیں موجود ہیں پس جہاں تک انکو تعلیم ہوتی ہے اور بعد تعلیم کے جس قدر وقت اُن کو ملتا ہے وہ انگریزی کتابوں کے دیکھنے میں ہی صرف کرتے ہیں اور وہی خیالات اُن کے دلوں میں جگہہ پکڑتے جاتے ہیں۔ اپنے مذہب کو نہ وہ جانتے ہیں نہ اُس کی کتابوں کو دیکھنے سے دلچسپی رکھتے ہیں پس آپ ہی عیسائی مذہب کے خیالات اُن کے دلوں میں جگہہ کریں گے جن کا نکلنا مشکل ہے" معلوم ہوتا ہے کہ ہندو و مسلمانوں کے قیاس میں جتنے تعلیم یافتہ ہندو و مسلمان اِس ملک میں عیسائی ہوتے ہیں سب کے سب اپنے مذاہبِ سابقہ سے مطلق ناواقف تھے مگر ایسی خلاف عقل بات کو کون تسلیم کریگا یہہ مانا کہ سب ہندو و محمدی جو عیسائی ہوتے ہیں علوم سنسکرت و عربی سے کماحقہٗ واقفیت نہیں رکھتے مگر اکثر اُن لوگوں میں سے ایسے اشخاص مسیحیت کو قبول کر چکے ہیں جو علوم مذکورہ سے بخوبی واقف اور اپنی پہلی مذہبی باتوں سے خاطر خواہ آگاہی رکھتے تھے ماسوا اس کے تعلیم یافتہ اشخاص کے لئے تحقیقاتِ مذہب فی زمانہ غیر ممکن و محال نہیں کیونکہ ہندوؤں اور محمدیوں کی مذہبی کتابوں کے ترجمے آج انگریزی اُردو و ہندی میں ہر کہیں ممکن الحصول ہیں اور ایسے اشخاص اپنے آبائی مذہب کو ترک کرنے اور مسیحیت کو اختیار کرنے سے پہلے اُنہیں ضرور مطالعہ کرتے ہیں اور تب وہ باطل کو ترک اور حق کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں بمقابلہ ہندو اور محمدی مذاہب کے مسیحی مذہب کی ترقی کے بواعث میں سب سے بڑھکر یہہ حقیقت ہے کہ اُس کے بانی میں ایک روحانی قوت جاذبہ موجود ہے جس کی اصل اصول خود شار محبت ہے جو کسی دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ اُس نے فرمایا ہے کہ "میں جو ہوں اگر زمین سے اوپر اٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا" ۔

غور طلب

ناظرین تم پہ آشکارا ہو ۔ اور عیاں اک نہاں تجربہ ہو
خوبصورت نہیں۔ نہو گا پھر ۔ عمر میں جو کہ بست سالہ ہو
اور شہ زور گر نہیں۔ نہ ہو ۔ تیسواں سال جسکا پورا ہو
اور دانا نہیں۔ نہو۔ جسپر ۔ سال چالیسواں بھی گزرا ہو
گر تو نگر نہیں۔ نہ ہو گا پھر
شاد جو کہ پچاس سالہ ہو



ندیاں نہ کہ مٹکے

پھر عید کے پچھلے دن جو بڑا دن ہی یسوع کھڑا ہوا اور پکار کے کہا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو مجھ پاس آئے اور پئے جو مجھ پر ایمان لاتا ہی اُس کے بدن سے جیسا کہ کتاب کہتی ہی جیتے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی اُس نے یہہ روح کی بابت کہا جسے وہ جو ایمان لائے پانے پر تھے کیونکہ روح القدس اب تک نہ اُتری تھی اس لئے کہ یسوع ہنوز اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔

یوحنا ۷: ۳۷-۳۹ -

عید خیام کا موقع تھا۔ اور جس دن مسیح نے یہہ الفاظ اپنی زبان سے نکالے وہ اس عید کا پچھلا اور بڑا دن تھا۔ کاہن لوگوں کی گروہ کے ساتھ ملکر اُس دن بڑی خوشی کے ساتھ سلوام کے حوض سے پانی کا ایک گھڑا بھر کر لائے تھے اور اُسے ہیکل کے صحن میں رکھکر پانی کو فرش پر چھڑک رہے تھے۔ یہہ مٹکا جو پانی سے بھرا ہوا تھا اور اس میں کا پانی جو اُس وقت انڈیلا جا رہا تھا اس نالے کی علامت تھی۔ جو بنی اسرائیل کے جب کہ وہ بیابان میں سفر کرتے تھے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔ ہمارے خداوند نے جب اس پانی کو جو سلوام کے حوض سے مٹکے میں بھرا گیا تھا گرتے ہوئے دیکھا تو اُس کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ اس مٹکے کا پانی دم بھر میں خالی ہو جائیگا لیکن میں خدا کا وہ دریا ہوں جس میں ہمیشہ پانی بھرا رہتا ہی۔ جس میں ذات الٰہی کے ابدی سوتوں سے پانی آتا رہتا ہی۔ تاکہ وہ خدا کے شہر کو شاداب کرے۔ اور اُس نے "پکار کے کہا" اِن کلمات سے بڑی تاکید ظاہر ہوتی ہی اور جس طرح اُس وقت اُس نے پکار کر کہا اُسی طرح اب بھی ہر مجمع اور ہر مجلس کے بعد کھڑا ہو کر وہ یہی الفاظ پکار کر کہتا ہی۔ اُس کے کلام میں کسی طرح کی گڑبڑ نہیں اور نہ یہہ الفاظ ایسے ہیں جو آدمی کو کسی طرح کے شک و شبہہ میں ڈالیں۔ دیکھو ناظر یسوع تیرے سامنے کھڑا ہی اور پکار رہا ہی۔

سوچنے کا مقام ہی کہ یہہ حلیم اور فروتن آدمی نہ صرف یہہ کہتا ہی کہ میری چھاتی ایسی وسیع ہی کہ اس پر ہر ایک تھکا ماندہ سر رکھکر آرام پا سکتا ہی (میرے پاس آؤ اور میں تمہیں آرام دونگا) بلکہ وہ یہہ بھی کہتا ہی کہ میں اپنی ذات بابرکات سے اُس کی پیاس کو بھی بجھا سکتا ہوں۔ شاید میں اس وقت بعض پیاسوں سے ہمکلام ہو رہا ہوں۔ میں اُن کو یہہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ محبت یا سوسائٹی یا رفاقت یا اُن چیزوں کے پیاسے ہیں جو زندگی اور دینداری کے لئے ضروری ہیں تو وہ مسیح کے پاس آئیں۔ وہ اُن کی پیاس کو اُسیدم بجھاوے گا۔

پانی پیکر تم اس بات کے جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ آیا پیاس جاتی رہی یا نہیں۔ تم پیکر اپنی راہ لیتے ہو اور تمہاری پیاس آپ ہی آپ بجھ جاتی ہی۔ اسی طرح جب مسیح کے پاس آؤ تو اپنے دلوں کو اُس کے سامنے کھولو اور کہو۔ میں تجھے قبول کرنے کو تیار ہوں۔ تاکہ تو اس خالی جگہہ کو بھرے۔ میری اس پیاس کو رفع اور میری اس خواہش کو پورا کرے۔ اُس کے سامنے کرو اور پھر اُٹھکر اپنی راہ لو۔ اور اس بات پر یقین لاؤ کہ جو کچھ اُس نے کہا ہی وہ اُسے پورا کر رہا ہی۔ پیاس بجھا رہا ہی۔ جس قدر تم اس بات پر ایمان لاؤ گے اُسی قدر تمہارے ایمان کے مطابق تمہارے لئے ہوگا وہ کھڑا ہوا اور پکار کے کہا" جو کچھ اُس نے پکار کے کہا اُس کا یہی مطلب ہی کہ میں ایک دریا ہوں۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ دریا سے پانی پینے کے لئے جھکنا پڑتا ہی۔ جب میں نے مذہبی تعلیم دینے کا کام شروع کیا اُس وقت میں یہہ سمجھتا تھا کہ خدا کی برکتیں الماریوں کے سبب سے اُونچے خانوں میں پڑی ہیں۔ اور جو مضبوط اور لمبے اور دراز قد اشخاص ہیں وہی اُن کو حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اب میرا یہہ اعتقاد ہی کہ وہ سب سے نچلے خانوں میں رکھی ہیں تاکہ بچوں کا ہاتھ بھی آسانی سے اُن برکتوں تک پہنچ جائے۔ ندی ہمیشہ نشیب کی طرف بہتی ہی۔ دریا فروتنی کا ایک عمدہ نمونہ ہی۔ وہ اُن جگہوں کو جو بمقابلہ دوسرے مقاموں کے نشیب میں واقع ہوتی ہیں ڈھونڈ لیتا ہی اور اُن کو پانی سے بھر دیتا ہی۔ وہاں کمزور آدمی اور عمر رسیدہ لوگ اور بچے اور مویشی جاتے اور سیر ہو کر پیتے ہیں۔ اسی طرح یسوع مسیح نیچے اُتر کر تمہاری زندگی کی سطح تک پہنچتا۔ خواہ تم گہرے سے گہرے گڑھے میں پڑے ہوئے کیوں نہ ہو وہ وہاں بھی تمہارے نزدیک ہی جھکو اور اُس سے پیو اور اپنی راہ لو۔ یسوع تمہارے بہت ہی نزدیک ہی۔

یسوع کھڑا ہوا اور پکار کے کہا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو مجھ پاس آئے اور پئے۔ مجھے اجازت ہو تو میں بتاؤں کہ جب مسیح نے یہہ الفاظ کہے اُس وقت اُن سے اُس کا کیا مطلب تھا۔ اگر میرا قیاس صحیح ہی تو اُس کے مطلب پر غور کرنا بہت اچھا ہوگا۔ اُس نے گویا آنے والے زمانوں کے بیچ میں سے اپنے بچوں کی طرف یعنے میری طرف اور آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ لوگوں کی ضرورتوں کے رفع کرنے میں جو کام میری قدرت کر سکتی ہی وہی کام اُن کو دیا جائیگا جو میرے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنی پیاس بجھائینگے بلکہ اُن میں سے ایسی ندیاں جاری ہونگی جو دنیا کی پیاس کو بجھائینگی پہلے مسیح اپنی طرف دیکھتا اور اپنے کو ایک دریا قرار دیتا جس میں سے ہم پیتے اور پھر وہ ہماری زندگی کو ندیوں میں تبدیل کر دیتا۔ جن میں سے اور لوگ پیتے ہیں۔ لہذا جو کچھ ہم اُس سے پاتے ہیں۔ ہم اُسے اوروں تک پہنچاتے جس طرح اُس نے وہ جو باپ سے پایا ہم تک پہنچایا۔ ایک مرتبہ میں نے ایک دریا کو جو برفانی منبع سے پیدا ہوتا ہی دیکھا۔ یہہ دریا ایک بڑی جھیل میں جا گرتا ہی

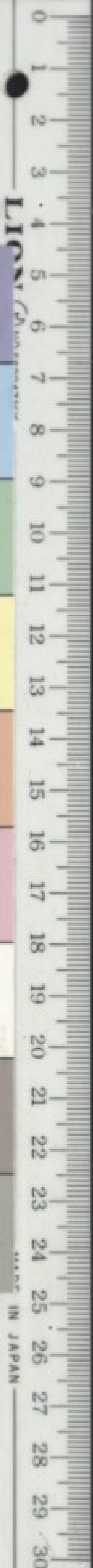
جس کے شفاف پانی کی سطح پر دن کے وقت نیلگون آسمان کا اور رات کے وقت ستاروں کا عکس پڑتا ہے دوسری طرف اس جھیل میں سے ایسے دریا نکلتے جو اُن وادیوں کو جو نشیب میں واقع ہیں اپنے پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ یسوع مسیح وہ بڑی جھیل ہے۔ جسے ایک طرف خدا کی ذات کی بھرپوری بھرتی رہتی۔ اور دوسری طرف جس کے ساتھ زندہ میل پاکر ہم ندیوں کی طرح اُس کے خزانوں کی دولت کو اوروں تک بہائے لئے جاتے ہیں ہمارے وسیلے خدا تعالیٰ اوروں کے لئے وہی کر سکتا ہے جو یسوع مسیح نے ہمارے لئے کیا۔ یعنے ہم میں سے بھی ندیاں جاری ہو جائینگی۔ تم دریا میں سے پیؤ اور تم میں سے دریا بہہ نکلیں گے۔

اب تک تم ایک ایسا مٹکا بنے رہے ہو جسے دریا سے بھر لیتے ہیں مگر پانی اُس کا انڈیلنے سے جلد خالی ہو جاتا ہے۔ سالانہ کنونشن میں حاضر ہونا شاید تمہارے لئے ایسا ہوا ہے جیسے دریا میں سے مٹکا بھر لیتے ہیں۔ آپ کنونشن کی جگہہ سے ٹپکتے ہوئے مٹکے کی طرح جس میں سے ایک بوند یہاں اور ایک قطرہ وہاں گرتا ہے۔ ہند اور چین اور افریقہ اور انگلستان میں جاتے ہو مگر وہاں جاکر خالی ہو جاتے ہو اور یہہ خیال کرنے لگتے ہو۔ مجھے اُسی پرانی جگہہ جانا چاہئے۔ تاکہ میں بھر جاؤں۔ آپ سارے وقت ایک مٹکے کی مانند بنے رہتے اِس کے لئے بھی خداوند کا مشکور ہونا چاہئے۔ مگر میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ آج ہی سے ایک ایسی گذرگاہ بن سکتے ہیں جس میں سے نہ صرف ایک دریا بلکہ بہت سے دریا بہت سی ندیاں جاری ہو سکتی ہیں۔ اگر تم ایسے بن جاؤ تو تم کو تھوڑی دیر کے بعد بھر کئے جانے کی حاجت نہ رہیگی کیونکہ تم مسیح کی بھرپوری کے مالک ہو جاؤ گے۔

اب میں چند باتیں ندیوں اور دریاؤں کی بابت کہنا چاہتا ہوں۔ میں اُن کا یہاں تھوڑا تھوڑا سا ذکر کر سکتا ہوں۔ پہلے آپ یہہ دیکھئے کہ دریاؤں کو اپنی روانی میں کسی طرح محنت اور کوشش نہیں کرنی پڑتی اُن میں کسی طرح کی جد وجہد نہیں پائی جاتی۔ آپ دریا کے کنارے بیٹھ جاتے ہیں اور دریا آپ کے سامنے بہتا رہتا ہے۔ وہ اپنی بھرپوری کے ساتھ جس میں کوئی کمی نہیں آتی بہتا چلا جاتا ہے اُسے کچھ زور نہیں لگانا پڑتا۔ کوئی اس میں کل نہیں لگی ہوتی۔ نہ آگ کا دھواں اُس میں سے اُٹھتا ہے اپنے بہاؤ میں اُسے کسی طرح کا زور اور طاقت خرچ نہیں کرنی پڑتی۔ آہ! ہم میں سے کتنے لوگوں کی زندگی محنت اور مشقت سے بھری ہوئی ہے۔ ہم محنت کے ساتھ پمپ کی مانند اوپر کی طرف پانی چڑھاتے۔ نامعلوم گڑھوں میں سے پانی نکالنے کی کوشش کرتے دوسروں سے علم کا پانی اخذ کرنے کی سعی کرتے۔ تفسیروں میں پمپ لگا کر پانی نکالتے۔ اور اِن باتوں کے سبب سے ہمیں سخت محنت اُٹھانی پڑتی ہے۔ لوگ کہا کرتے ہیں۔ مجھے تین سرمن لکھنے ہیں سنڈے سکول کے سبق پڑے ہیں۔ اُنہیں تیار کرنا ہے۔ مثلاً خیبوں کو چٹھیاں لکھنا ہے۔ اور میں ایسا تھکا ہوا ہوں۔ سر میں درد ہے اور دل پر جانہیں۔ میں اِس سارے کام کو کس طرح طے کروں۔ مگر مسیح کہتا ہے کہ میری زندگی محنت اور تشویش سے آزاد ہے۔ اگر تم چاہو تو تمہاری زندگی بھی ویسی ہی ہو سکتی ہے۔ ہاں تم میں سے زندہ خدا کی قدرت گذر سکتی ہے اور ایک ایسی صورت میں کہ نہ تم کو کچھ جد و جہد کرنی پڑے اور نہ اور لوگوں کو اس سے تکان معلوم ہو۔ میری دانست میں ہماری جماعتیں اتنا ہمارے سرمنوں سے نہیں تھکتیں۔ جتنا ہمیں تھکا ہوا دیکھکر تھک جاتی ہیں۔

دوسری بات دریا کی فراوانی ہے۔ جو لفظ لاطینی زبان میں کثرت اور فراوانی کیلئے آیا ہے۔ اُس کے لغوی معنے موج بر موج ہیں۔ میں نے سُنا ہے کہ دریائے کانگو کے دہانے سے دو کروڑ اسّی لاکھ من پانی ایک منٹ کے عرصہ میں نکلتا ہے نیز بیان کرتے ہیں کہ اُس کے دہانے سے دو سو میل تک سمندر کے پانی کا رنگ اُس کے اثر سے بدل جاتا ہے۔ کانگو کی بھرپوری اور کثرت کا یہہ حال ہے۔ اے میرے دوست تم جو کسی چھوٹے گاؤں میں کام کرتے ہو۔ اے بہن تم جو لنڈن کی کسی پوشیدہ پارش میں کام کرتی ہو۔ کیا تم نے اِس بات کو معلوم کر لیا ہے کہ اگر تم مسیح کے ساتھ مربوط ہو جاؤ تو تم میں سے ایک ایسی تاثیر برآمد ہوگی جو کانگو کی مانند ہوگی جس میں سے ایک منٹ کے عرصہ میں ...... ۲۸ من پانی نکلتا ہے اور یہہ تاثیر ہر روز تمہاری کلیسیا اور آس پاس کی جگہوں پر پڑیگی۔ اب جب کہ خدا ایک دریا کو یہہ فراوانی عطا کر سکتا ہے تو کہئے کہ وہ آپ میں کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ "ندیاں" میں اِسی لفظ کو بہت پسند کرتا ہوں۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کی خوشی اِس بات میں نہیں کہ ایماندار میں صرف ایک دریا جاری ہو بلکہ اُس کی خوشی اِس میں ہے کہ اُس کے پیاروں میں سے ہر ایک میں کانگو اور مسیسپی امیزن اور گنگا اور کئی اور دریا یکبارگی جاری ہو جائیں۔

شاید تم کہو کہ یہہ مبالغہ کی باتیں ہیں۔ جو شخص اِس وقت آپ سے مخاطب ہو رہا ہے۔ اِس کا یہی تجربہ ہے۔ دس برس کا عرصہ ہوا کہ اُس نے اپنے گھٹنے ٹیک کر اِس آیت پر اپنی اُنگلی رکھی اور کہا کہ اے خداوند یہہ برکت میری ہے۔ اُس دن سے لیکر آج تک یہہ دریائی تاثیر اُس میں روز بروز زیادہ بڑھتی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی تنہا جگہہ میں جاکر اور اپنے خدا کے ساتھ اکیلا ہو کر



اور اپنی انگلی اس آیت پر رکھکر کہے کہ ای میرے خدا میں تیری بات کو مانتا ہوں تُو اپنی بھرپوری کو مجھ میں جاری کر میں اُس آدمی کو یہہ کہنے کو تیار ہوں کہ تیرے ایمان کے مطابق تیرے ساتھ ہوگا۔

پھر دریا کی مداومت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اگر رات کو آدمی کی آنکھ کھلتی ہے تو اُس وقت بھی اُس کی آواز ہم کو سُنائی دیتی ہے۔ کیونکہ دریا اُس کے گھر کے پاس ہروقت بہتا رہتا ہے۔ ہاں رات دن وہ اپنی جگہہ پر موجود ہے۔ گرما کی خشکی ہو یا سرما کی خشکی وہ برابر بے رُکے بے اٹکے بہتا رہتا ہے ⁂

”خالصہ بہادر ہوشیار ہو جاؤ!“

جناب اڈیٹر صاحب

آپ نے اخبار ست دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۲ ماہ جولائی ۱۸۹۸ء میں ایک مضمون بعنوان مندرجہ بالا شایع کیا تھا۔ جس میں چند ایک امور میرے خیال میں صحیح طور پر بیان نہیں کئے گئے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے متعلق آپ کے اخبار میں کچھ لکھا جاوے۔ وہ مضمون مندرجہ ذیل الفاظ سے شروع ہوتا ہے کہ ”گو عرصہ سے خودغرضوں نے خالصہ بہادر کو آریہ سماج کیطرف متوجہ ہونیسے روکا ہوا ہے اور آریہ سماج کے بعض اندرونی کیڑوں نے بھی خالصہ کو آریہ سماج کے اصولوں کے مطالعہ کے لایق نہیں چھوڑا۔ تاہم اِس امرِ واقع سے انکار نہیں ہو سکتا کہ دنیا کے تمام پنتھوں کی نسبت خالصہ پنتھ زیادہ تر آریہ سماج کے نزدیک ہے“۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اُن صاحبان نے آپ کا کونسا ایسا نقصان کیا ہے اور اس سے کیا ذاتی فایدہ اُٹھایا ہے کہ جس سے وہ خودغرضوں کے نام سے یاد کرنیکے لائق خیال کئے گئے ہیں۔ کیا اُس کا یہہ باعث تو نہیں ہے کہ وہ خالصہ بھائیوں کو اِس امر سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے رہتے ہیں کہ بھائیو اپنے پُوتر خالصہ دھرم کو ہرگز ہرگز مت چھوڑنا۔ اور دوسروں کی چکنی چُپڑی باتوں میں نہ آنا۔ یا کیا یہہ باعث ہے کہ وہ پہلے آریہ سماج کے برگزیدہ خیرخواہوں میں سے تھے اور اب اُسکے سخت مخالف بنے ہوئے ہیں۔ اگر اسی قسم کی وجوہات ہیں کہ جنکے باعث وہ مطعون ہیں تو آپ کیا کُل مذاہب کے پیرو ایکدوسرے کو ایسے ہی الفاظ سے یاد کرنیکا استحقاق رکھتے ہیں۔ کیونکہ کوئی نہیں چاہتا کہ اُسکا ہم مذہب کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرے۔ چنانچہ آپ بھی اسی کوشش میں سرگرم ہیں۔ اور مقدور بھر یقین کر رہے ہیں کہ ہمارا دھرم تمام دنیا میں پھیل جاوے۔ اور دوسروں کی ہانی ہو۔ اگر خالصہ کے آریہ سماج کیطرف متوجہ ہونے میں اُن صاحبان نے کوئی روک رکھی ہوئی ہے تو اُنہوں نے کیا بیجا کام کیا ہے؟ وہ جانتے ہیں کہ آریہ سماج اپنا فایدہ چاہتی ہے دوسروں کا نہیں۔ زبانی کہا جاتا ہے کہ ہم سکھوں کے متبرک گورو صاحبان کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ مگر عملاً عین اُسکے اُلٹ کارروائی کیجاتی ہے۔ اگر وہ صاحبان آریہ سماج کے سرگرم ممبر و خیرخواہ رہ چکے ہیں۔ اور اب اُسکی سخت مخالفت پر تلے ہوئے ہیں تو اس تبدیلی کی بھی آریہ سماج ہی ذمہ وار ہے۔ اور ٹھیک طور پر انہیں الفاظ سے یاد کئے جانیکے لایق ہے۔ خالصہ دھرم کیلئے آریہ سماج اور اُسکے اندرونی کیڑے دونوں ایک ہی قسم کے چٹے بٹے ہیں۔ کیونکہ کیڑے تو آخر آریہ سماج کے ہی ہیں۔ وہ ہمارے لئے آپ سے بڑھکر نقصان رساں ہیں۔ آریہ سماج کے گیارھویں سالانہ جلسے کے اور اُسکے بعد کے واقعات کیا خالصہ بھائیوں کے دلوں سے نقش برآب ہو سکتے ہیں۔ امرِ واقعہ کی آپ نے ایک ہی کہی۔ کیا سناتن دھرم سبھا سے بھی بڑھکر خالصہ دھرم زیادہ تر آریہ سماج کے نزدیک ہے جسکی بنیاد بھی وید ہی ہیں۔ اور حالانکہ خالصہ پنتھ کی بنیاد گرنتھ صاحب ہے۔ آدگرنتھ صاحب کی نسبت جو کچھ آپ کی رائے ہے وہ یہہ ہے ”اس میں شبہ نہیں ہے کہ چونکہ آٹھ گوروؤں کے کلام اُنکے انسانی جامہ چھوڑ جانیکے عرصہ بعد جمع کرکے لکھے گئے ہیں۔ اِسلئے شاید اُنکی ترتیب اور اُنکی مطلب فہمی میں غلطی ہو گئی ہو۔ لیکن باوجود اِس تمام مشکل کے بھی آدگرنتھ کے پڑھنے والے شہادت دے سکتے ہیں کہ اگر سرل اور سیدھی بانی میں پرمیشور کے پریم میں بھنے ہوئے بھجن کہیں دکھائی دیتے ہیں تو وہ آدگرنتھ[۱] ہی ہے۔ پرمیشور کے سروپ اُسکی عبادت اور نیک اعمال کے اُپدیش بڑی خوبی سے گرنتھ میں دئے ہوئے ہیں۔ بعض بعض جگہوں میں ایسے مشتبہ الفاظ بھی پائےجاتے ہیں کہ جنسے جیو برہم کی ایکتا کا خیال بھی جھلکتا ہوا“ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ آٹھ (حضرت آٹھ نہیں نو فرمائیے) گوروؤں کے کلام اُنکے انسانی جامہ چھوڑ جانیکے کتنا عرصہ بعد جمع کرکے لکھے گئے۔ کیا سو دوسو یا تین سو برس بعد یا اِس سے بھی زیادہ؟ اور ذرا یہہ بھی لکھدیجئے کہ اُنکی ترتیب اور مطلب فہمی میں کیا کیا غلطیئیں ہو گئی ہیں۔ ٹھیک اسی قسم کا اعتراض مگر ذرا درست الفاظ میں قادیانی پیغمبر نے بھی کیا ہے[۲]۔ غالباً یہہ اعتراض بجائے سکھوں پر کرنیکے آپ پر اور مرزا صاحب پر ٹھیک آتا ہے۔ ہم یہہ دیکھتے ہیں اور روزمرہ دیکھتے ہیں کہ آریہ صاحبان وقت بوقت یہہ کہا کرتے ہیں کہ منوسمرتی وغیرہ میں بہت سے شلوک پنڈتوں نے پیچھے سے شامل کر دئے ہیں۔ جب یہہ حالت ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ وید اُنکی دست بُرد سے بچ رہے ہونگے۔ جو کہ سینکڑوں برس تک قلمبند نہیں ہوئے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اتنے عرصہ کے بعد قلمبند کرتے وقت اُسکی ترتیب وغیرہ میں غلطیئیں ہو گئی ہوں۔ مسلمان چونکہ آپس میں ہی اِس بات کا الزام ایکدوسرے پر لگاتے ہیں کہ قرآن شریف میں اُنکی طرف سے تحریف کی گئی ہے۔ اگر وہ دیگر مذہبی پُستکوں پر ایسا الزام

[۱] گویا سنسکرت دانوں کیلئے یہہ شرف ویدوں ہی کو نہیں رکھتے یعنے اُس قسم کے وید بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ آپکی عبارت ہی ایسا کہتی ہے ۱۲۔

[۲] کیا دو گورو صاحبان کی وفات کے بعد گرنتھ صاحب ترتیب دیا گیا ہے؟ جناب جہانگیر بادشاہ کی گورو ارجن دیو جی نے گورو نانک صاحب کی وفات سے قریباً پچاس برس گرنتھ صاحب تمام کیا گو کہ پہلے گورو صاحبان کی کلام قلمبند تھے گورو صاحب کے بیٹے کے پاس موجود تھی انہوں نے فقط ترتیب دی ہے اور اِس عرصہ کو پیغمبر صاحب تو اپنے الہام کے ذریعہ باوجود مستقل کی چھان بین کے دو ڈھائی سو برس بتلاتے ہیں۔ پہلے چار گورو صاحبان کے کلام قلمبند ہونے کی نسبت قریباً کُل مسنورین متفق ہیں ۱۲۔ فقط۔

نہ لگاویں تو جائے تعجب ہے۔ یہاں ایک بات اور یاد آ گئی ہے۔ آریہ سماج کے بانی کی زندگی میں ہی جب آریہ سماج کی دھرم پستک ستیارتھ پرکاش میں اس قدر گڑبڑ ہو گئی تھی تو وید بچارے کس گنتی میں ہیں اور آپ مجبوراً خالصہ دھرم پر ویسے ہی اعتراض نہ کریں تو اور کون کرے۔ ستیارتھ پرکاش کی غلطیں کوئی ایسی ویسی نہیں جو قابل اعتراض نہ ہوں۔ بلکہ اُن سے آریہ سماج کی بنیاد اُکھڑ جانیکا خطرہ ہے۔ اور جو آخرکار مطبع کے ملازموں پر ڈالی گئیں۔ اگر ہم آپ کے قول کو ہی صحیح مان لیں تو کیا جس گرنتھ صاحب میں مشتبہ طور پر ایسے الفاظ بھی پائے جائیں جیسے جیو رہیہ کی اکھیا جھلکتی ہو تو اُسکے ماننے والے آریہ سماج کے نزدیک زیادہ تر ہو سکتے ہیں؟ میرا یہاں یہہ کام نہیں ہے کہ میں کسی مسئلہ کی فضیلت بیان کروں یا کسی کی تردید کروں۔ پھر لکھا ہے کہ "لیکن اُن (اسلام اور کرسچن مت) میں وہ دیا اور دھرم کا اُپدیش کہاں ہے جو کہ خالصہ کے گرنتھ میں موجود ہے اور اس بزرگی کی وجہہ یہی ہے کہ بابا نانک جی نے اپنے بھجنوں اور اپنی عبادت کیلئے کُل خیالات اُپنشدوں میں اُٹھائے ہیں۔ پورانک ہندوؤں کے تعصب اور اُنکی جہالت کو رحم کی نگاہ سے دیکھنے اور اُنہیں اِن خرابیوں سے باز آنیکی ہدایت کرتے ہوئے بھی خالصہ کے گوروؤں کے آتمک اعمال کا منبع وید ہی تھا۔ اور اسلئے آریہ سماج کے ساتھ جو تعلق کہ خالصہ پنتھ کا ہے وہ محمدی وغیرہ پنتھوں کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔" کیا آپ کا دو تین سطروں میں گرنتھ صاحب کو بزرگی دینا بس کل مذاہب کیطرف سے ایک سند سمجھا جانا چاہئے۔ دوسرے اہل مذاہب جو گرنتھ صاحب یا گورو نانک صاحب کی تعریف یا عزت کرتے ہیں کیا وہ محض اُپنشدوں و ویدوں کے ہی سبب سے کرتے ہیں مگر ویدوں اور اُپنشدوں کی بداتہ کیوں نہیں کرتے۔ کیا کوئی ثبوت اِس بات کا پیش کیا جا سکتا ہے کہ گورو نانک صاحب کیوقت خصوصاً اور دیگر گورو صاحبان کے زمانہ میں عموماً سنسکرت کا اسقدر پرچار تھا کہ ویدوں اور اُپنشدوں کی تعلیم عام طور پر لوگوں میں پھیلی ہوئی تھی جس سے کہ اُنکو تمام مصالح اپنے کلام کیلئے حاصل ہو گیا ہو۔ آپ کے تمام مضمون سے یہہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ گورو صاحبان خصوصاً گورو نانک صاحب سنسکرت کے بڑے عالم تھے۔ وہ ویدوں اور اُپنشدوں وغیرہ سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔ مگر جب ہم آریہ سماج کی دھرم پستک ستیارتھ پرکاش کو دیکھتے ہیں تو اور ہی گُل کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اُس میں لکھا ہے کہ گورو نانک بدیا ہین تھے۔ وہ عزت کے خواہاں اور صرف گنوارو کی بولی جانتے تھے۔ اُنکو سنسکرت بالکل نہ آتی تھی۔ اور چاہتے تھے کہ اِس میں بھی پاؤں اڑاوں۔ جب عزت کے خواہاں تھے تو اُنکے لئے کچھ دمبھہ (مکر و فریب) بھی کیا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب فرمائے کہ ویدک ست پرچارک کیسے ہو سکتے ہیں اور اُنکے آتمک اعمال کا منبع وید کسطرح ہو سکتے ہیں۔ آپ کا قول سچا ہے یا آپ کے گورو سوامی (یعنے مالک) کا۔ بیشک ہم مانتے ہیں کہ خالصہ پنتھ کا آریہ سماج کے ساتھہ نسبت دیگر پنتھوں کے گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ قریباً تمام گرنتھ صاحب میں مسئلہ نیوگ کی تائید کی گئی ہے؟ مگر اُسکا ثبوت پہنچانا آپ کے ذمہ ہے۔ کیونکہ آریہ سماجی آپ کی مانند یہی راگ الاپتے رہتے ہیں کہ خالصہ دھرم آریہ دھرم ہی ہے اور ویدک دھرم کا نیوگ بھی ایک ضروری مسئلہ ہے۔ جس راستے پر آپ چل رہے ہیں یعنیہ وہی راستہ عیسائیوں نے اختیار کیا ہے پھر آپ کیوں "خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت" پر عمل کرتے ہیں۔ اور آپ کا یہہ عبارت لکھنا کچھ مطلب نہیں رکھتا کہ "لیکن کیسا افسوس ہے کہ اُسوقت عیسائیوں کیطرف سے سرتوڑ کوشش ہو رہی ہے کہ سکھوں کو آریہ ویدک دھرم سے صرف بے پرواہ ہی نہ بنایا جاوے بلکہ اُنہیں ترغیب بھی دیجاوے کہ وے اپنے دھرم کی جڑ کو بیگانہ وار معمول درشتی سے بھی نہ دیکھیں۔" کیا آپ اِسی بات پر عمل نہیں کر رہے۔ اور آپ کی دوسری پارٹی اِس بات کی کوشش نہیں کرتی کہ سکھوں کے ہاتھوں میں بجائے جپ جی صاحب کے گٹکوں کے یا گرنتھ صاحب کے پڑھنے کے آریہ دھرم پستک ستیارتھ پرکاش ہو اور وہ بھولے سے بھی ایک نظر اپنے متبرک گورو صاحبان کی یادگار اور اُتم دھرم پستک گرنتھ صاحب پر نہ ڈالیں۔

آپ نے اخبار میں گورو صاحبان کی کسی قدر تعریف تو کر دی مگر ۱۸۹۶ء کے سالانہ جلسے پر کتاب "نسخہ گرنتھی خوبیاں" نصف قیمت پر بکتی تھی۔ جس سے بڑھکر لغو اور جھوٹ سے پُر کتاب شاید کوئی ہو گی۔ افسوس کہ ایک وقت پر ایک کارروائی کی جاتی ہے اور دوسرے وقت پر دوسری۔

"ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا"

اور شاید اگر ۱۸۹۶ء سے پہلے یا پیچھے کے سالانہ جلسوں پر بھی ایسا کیا گیا ہو تو عجب نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اِس مضمون کے لکھنے کے لئے صرف اگلے فقرے نے ہی مجبور کیا ہے جو اِس طرح پر ہے کہ "کچھ عرصہ ہوا کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور دیگر انگریزی اخباروں میں یہہ خبر

ا؎ سنگھ سبھا سکول ترنتارن کے حالات خالصہ اخبار کے ذریعہ بہت سے سکھوں کو معلوم ہو گئے ہیں۔ جہاں کہ ایک طالبعلم کے کیس کٹوائے گئے

(بقیہ حاشیہ) تھے۔ اور خالصہ دھرم کے مخالف کتابیں پڑھائی میں داخل کی گئیں۔ مگر اِس پر بھی آریہ گزٹ بڑی دیانت داری سے یہی کہے جاتا ہے کہ "ہم سکھوں کی دنیاوی و مذہبی ترقی کے سدِ راہ نہیں بلکہ خوش ہوتے ہیں اور ہم اپنی تحریر اور تقریر سے ہمیشہ سکھوں کے گورو صاحبان کی خدمات یاد دلاتے ہیں اور گُن گاتے ہیں۔ بلکہ اگر سچ پوچھو تو سکھ گورو صاحبان کے گُنوں اور اُن کی قربانیوں کا پرچار آریہ سماج کے پلیٹ فارم اور آریہ سماج کے ایڈریس کے ذریعہ جس قدر ہوا خود سنگھ سبھاؤں کی کوشش سے بھی اِس قدر نہیں ہوا۔" ایک خالصہ کالج کے نیچے پر آریہ سماجی اِس قدر خوش ہوئے کہ اُنہوں نے صلاح و مشورہ کر کے اپنے سے ایک علیحدہ شخص کو گنگ ای کے پردہ کے اندر رکھ کر کیا اور اُس کے ذریعہ خالصہ کالج کے مقامکے بارے میں سکھوں میں نفاق ڈالدیا۔ جس سے خود فایدہ اُٹھا کر سکھوں کو نقصان پہنچایا۔ سکھوں کے گورو صاحبان کی خدمات کا یاد دلانا اور اُن کے گُن گانا اور اُن کے گُنوں اور قربانیوں کا پرچار کسی زمانہ میں جب کہ آریہ سماج بہت کمزور ہو گی آریہ سماج کے پلیٹ فارم اور اُس کے ایڈریس میں بذریعہ تحریر و تقریر ہوا ہو گا۔ تا کہ سکھ سادہ لوحی سے آپ کے پھندے میں پھنس جائیں۔ مگر کوئی بڑی ثبوت تو تقریری آپ کی اور لالہ گورو دت کی سپیچیں ہیں اور تحریری ثبوت آریہ سماج کے مشہور منہہ پھٹ ممبر لالہ رام دھا کشن بہشت کی کتاب "نسخہ گرنتھی خوبیاں" ہے جسکی قلمی دونوں کتابوں (پنڈت دیانند اخلاص اور نسخہ مذکور) کے بغور پڑھنے سے اچھی طرح کھل جاتی ہے جس کو آریہ گزٹ تنگ جگہ جواب دینا لکھتے ہیں۔ کیا یہہ تھوڑا گورو صاحبان کے گُنوں اور قربانیوں کا پرچار ہے۔ بیشک ایسے کام اور اِس قسم کا پرچار سنگھ سبھائیں ہرگز ہرگز نہیں کر سکتیں۔ جس قدر جھوٹ اِس نسخہ میں لکھا گیا ہے اور محض ہٹ دھرمی سے بے بنیاد باتوں پر اُن کو اُلٹ پلٹ کر کے گورو صاحبان کو گالیاں دی گئی ہیں شاید ہی کوئی دوسری ایسی کتاب تصنیف یا تالیف کی گئی ہو گی جس میں اِس قدر دریدہ دہنی کی گئی ہو گی۔ فقط ۱۲۔

شایع ہوئی تھی کہ مسٹر میکالف[1] صاحب بہادر سکھوں کے گرنتھ کا مستند ترجمہ کر رہے ہیں اُسکے بعد ہمنے اخباروں میں دیکھا کہ خالصہ دیوان کیطرف سے صاحب بہادر کو ایک ایڈریس دیا گیا اسوقت جو تقریر کہ صاحب بہادر نے کی اُس میں یہہ ظاہر کیا گیا کہ انکا ترجمہ بہت سے لایق گرنتھی بھائیوں نے مستند قرار دیدیا ہی گویا میکالف صاحب بہادر کے ترجمہ پر مستند ہونیکی مُہر لگ گئی ہی صاحب بہادر نے یہہ بھی فرمایا کہ جب ترجمہ تیار ہوجاویگا۔ اُسوقت معلوم ہوگا کہ سکھوں کے مذہب کی مطابقت زیادہ تر مسیحی مذہب کے ساتھ ہی نہ کہ اور کسی مذہب کے ساتھ"۔ بالفعل تو گرنتھ صاحب کے ترجمے کے مستند ہونیکی بابت ہم کچھ نہیں کہتے لوگ خود ہی اُس کے شایع ہونے پر رائے قایم کرینگے۔ مگر آپنے پہلے ہی سے آوازے کسنے شروع کردیے ہیں۔ جو کہ ٹھیک نہیں ہی۔ ہوسکتا ہی کہ وہ آپ کی رائے سے مطابقت نہ کھائے۔ تو کیا اُس حالت میں آپ کی رائے کی سب کو پیروی کرنی واجب ہی؟ گویا آپ اِس حساب سے بجائے آریہ سماج کے ایک حصہ کے لیڈر اور ریپریزنٹیو بننے کے سب کیطرف سے منتخب ہونیکا دم بھرتے ہیں۔ مسٹر میکالف کی تقریر کے جو الفاظ بجواب ایڈریس سری گورو سنگھ سبھا امرتسر (نہ کہ خالصہ دیوان) آپنے مضمون میں جلی قلم سے لکھے ہیں۔ ۱۷ اپریل ۱۸۹۸ء کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں کہیں نہیں ملتے۔ اُسی اخبار میں وہ ایڈریس اور اُسکا جواب بھی نکلا ہی۔ نہ معلوم آپنے وہ الفاظ کہاں سے لئے ہیں۔ جنہوں نے آپ کو ایسا جوش دلایا جسکی کوئی حد نہیں۔ مسٹر میکالف صاحب بہادر نے تو یہہ الفاظ فرمائے تھے جو کہ آپ کیلیے بھی بڑے غور طلب ہیں اور وہ یہہ ہیں کہ "جب میرا ترجمہ شایع ہوجاویگا تو آپ کے گورو صاحبان کی اوصاف کی تعریف اُن دُور دراز ملکوں میں کی جاویگی جہاں شاید اُنکو کوئی جانتا بھی نہیں" معلوم نہیں یہہ غلطی آپنے کسطرح سے کی ہی شاید کسی دوسرے آدمی سے سُنی سُنائی بات لکھدی ہو۔ مگر اِس میں کچھ شک نہیں کہ آپ نے دیدہ دانستہ یا غلطی سے مسٹر میکالف کو نقصان پہنچانیکی کوشش ضرور کی ہی اور لوگوں کو اُنکے خلاف بھڑکانے میں ساعی ہوئے ہیں۔ آگے لکھا ہی کہ "ہمارے خالصہ بھائی صاحب بہادر کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ اور سمجھ رہے ہیں کہ اُنہوں نے یہہ کل تکلیف خالصہ پنتھ کے فایدہ کیلیے اُٹھائی ہی۔ افسوس ہی کہ اہل اِنگلستان کی سپرٹ کو یہہ اب تک سمجھنے کے قابل نہیں ہوئے صاحب بہادر یہہ تکلیف اِسلئے گوارا کر رہے ہیں تاکہ بہادر خالصہ پنتھ آسانی سے عیسائی مت کا شکار ہوسکے"۔ بھلا آپ ہی بتلایئے کہ جس آدمی کے کام سے مذکورہ بالا کوشش کے نتیجہ نکلنے کی اُمید ہو اُسکے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جائے۔ کیا لاٹھی سونٹے لیکر اُنکو تیار ہوجاویں۔ کیوں قابل نہیں ہوئے کیا اِسلئے کہ وہ آپ کی رائے کی پیروی نہیں کرتے۔ کیا تمام اِنگلستان کے باشندے اِسی قماش کے ہیں جیسے کہ آپ اُنکو سمجھ رہے ہیں سُنا جاتا ہی کہ مسٹر میکالف سکھ دھرم کو عمدہ سمجھتے ہیں بلکہ غالباً سب سے عمدہ اگر یہہ صحیح ہی تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کسطرح سے خالصہ پنتھ کو عیسائی مت کا شکار کرنا چاہتے ہیں۔ عیسائیوں کی جماعت جو حال میں سکھوں کو عیسائی کرنیکے لئے ولایت میں قایم ہوئی ہی اگر وہ روشنی میں کام نہیں کرتی بلکہ انسانوں کی کمزوریوں سے فایدہ اُٹھانا چاہتی ہی تو آپ نے کونسا اُسکے اُلٹ کام کیا ہی اور کررہے ہیں۔ اخیر میں سکھوں کو اسطرح خطاب کیا ہی "خالصہ پنتھ کے راہبر و اور بابا نانک دیوجی کے سیوکو! وید کے ماننے والے خالص آریہ دھرم کی پیروی کرنیوالے سنگھو۔ تم کو عیسائی ورغلانیکی باتیں کر رہے ہیں۔ تمہیں سچے ویدک دھرم سے بے لگہ کرنیکے لئے زبردست کوششیں ہورہی ہیں۔ اِن کوششوں کا مقابلہ کرنا اور اِن بچھے ہوئے جالوں سے رہائی پانا معمولی کام نہیں ہی۔ اگر اِن تمام زنجیروں کو توڑنا چاہتے ہو تو ویدکی شرن آؤ۔ اپنے دھرم کی بنیاد کو پہچانو اور اکال پُرکھ کا نعرہ مارتے ہوئے اُسکی اکال وِدیا وید کو ست سمجھو۔" اگر سنگھ خالص آریہ دھرم کی پیروی کرنیوالے ہیں تو کیوں اُنکے مذہب اور اُنکے متبرک گورو صاحبان کے برخلاف آریہ سماج کی دھرم پُستک ستیارتھ پرکاش میں اتنے طوفان کھڑے کئے گئے۔ اور اِتنگ کم بخش اُنکی پیروی کی جارہی ہی۔ اگر اُنکا مذہب سچا ویدک دھرم ہی تو پھر اُنکو اور کونسے وید کی طرف بُلایا جاتا ہی۔ اور وہ کونسے نئے وید ہیں جنکی ہال پُکار کی جاتی ہی۔ اُنکے دھرم کی بنیاد سری گورو گرنتھ صاحب ہیں اور کوئی پُستک نہیں ہوسکتی۔ کب۔ کہاں اور کس پنڈت وغیرہ سے گورو صاحبان نے ویدوں کو پڑھا؟ بنیادہ شور ڈالنا واجب نہیں ہی۔ اگر آپ کے ویدوں کے مطابق ہی تمام کل گرنتھ صاحب ہی؟ تو پھر گرنتھ صاحب کا پرچار کیوں نہیں کرتے اور زور کیوں ویدوں پر دیا جاتا ہی؟ ہاں اے خالصہ قوم خواب خرگوش سے بیدار ہو اور آنکھ کھولکر ذرا نظر بھر کر اپنی پست حالت کیطرف دیکھلے۔ تو سیلم کہی جاتی ہی اور سچ مچ ہی بھی۔ یہہ علم ہی کا زمانہ ہی تیری حالت سب قوموں سے پست ہی مسلمان عیسائی آریہ۔ برہمو وغیرہ سب تجھ سے عمدہ حالت میں ہیں۔ تو ہی سب سے بُرے گڑھے میں گری ہوئی ہی۔ اپنے آپ پر رحم کر اور دسوں پُر زور گورو صاحبان کا خیال کرتے ہوئے اور اکال پُرکھ پر وشواس رکھتے ہوئے کچھ کوشش کر اپنے آپ میں آ۔ اور سنبھل جا۔ تجھے سادہ دل سمجھکر اور یہہ جانکر کہ تو گورو نانک دیوجی اور گورو گوبند سنگھ جی مہاراج پر بھید شردھا رکھنے والی اور تو بھول کپٹ سے بباعث بہادری کے دور رہتی ہی۔ دوسرے مذہب والے ہاتھ دھوکر تیرے پیچھے پڑے ہیں۔ کیا آریہ۔ برہمو۔ عیسائی اور مسلمان سب تیرے خون کے پیاسے ہیں۔ اور تجھے ملیا میٹ کرکے اپنے میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ تیرے پُوتر گرنتھ صاحب کو برائے نام آگے رکھتے ہیں۔ تجھ کو گورو نانک دیوجی مہاراج نے قایم کیا جسکا ثانی مذہبی دنیا میں کوئی نہیں۔ ذرا سوچ کونسا ایسا دنیا میں مذہب کا رہنما دی قایم کرنیوالا ہوا ہی جسنے محض اُپدیش کی خاطر اور لوگوں کے اُپکار کیلئے اِسقدر لمبے سفر کئے ہوں۔ کیا اُسکی کوئی نظیر پیش کیجاسکتی ہی؟ کوئی نہیں۔ یہی وجہ ہی کہ دیگر مذاہب کے پیرو گورو نانک صاحب کی

[1] ایڈیٹر صاحب آپنے سارے مضمون میں مسٹر میکالف کے بجائے میکانگی ہی صاحب بہادر کا نام لکھا ہی۔ اِس نام کے کسی انگریز نے گرنتھ صاحب کا ترجمہ کرنیکی کوشش جہاں تک مجھے معلوم ہی نہیں کی۔ مسٹر میکالف ایک مشہور سویلین ہیں۔ جو کہ اب پنشنر ہیں۔ تعجب ہی کہ وکیل ہوکر آپ سے اُن کے نام میں اِس قدر فاش غلطی ہوجاوے۔

÷

انکی تعلیم کے بے رعب و رعابت ہونیکے سبب سے بھی کم و بیش عزت ضرور کرتے ہیں۔ کیا تو ایسی کرت کٹھن ہو جائیگی کہ اُنکے دامن کو چھوڑکر دوسروں کے دامن پکڑینگی۔ سخت تکلیفوں کے وقت جب تو نے ہمت نہیں ہاری تو اب آسانی کیوقت دوسروں کی کوشش کا جلدی سے شکار نہ ہو جاویگی۔ نہیں نہیں یہہ تجھ سے ہرگز ہرگز امید نہیں کیجا سکتی۔ ہے اکال پُرکھ تیرے خادموں میں سے سب سے برگزیدہ خادم گورو نانک دیو جی مہاراج کے لگائے ہوئے بودے کو چاروں طرف سے لوگ تبر ہاتھ میں لئے بیخ و بنیاد سے اُکھیڑنا چاہتے ہیں۔ اسکا سہائی ہو۔ تیرے سوا اور کون ہے جو اُسکی خبر گیری کرے۔ آمین۔

الراقم

دیوا سنگھ بیٹھ۔ از لاہور

جواب

ایک معزز سکھ صاحب نے ہمارے پاس ایک مضمون بعنوان "خالصہ بہادر ہوشیار ہو جاؤ" برائے اندراج اخبار بھیجا کہ ہم اُسکو چند مراسلات کے صیغہ میں درج کرتے ہیں۔ اگرچہ یہہ ہمارے اخبار نور افشاں کے قاعدہ کے برخلاف ہے کہ غیر مذاہب کے مضامین اُس میں درج ہوں لیکن چونکہ ایک باعزت شخص نے ہم سے اس بنیاد پر کہ ایڈیٹر اخبار ست دھرم پرچارک نے اُنکے اس مضمون کو اپنے اخبار میں درج کرنے سے انکار کیا ہے عرض کی ہے کہ یہہ مضمون نور افشاں میں شایع ہو جاوے ہم بخوشی درج کرتے ہیں۔ ہم اسوقت یہہ تو نہیں کرنا چاہتے کہ اسکا جواب سالم تحریر کریں یا کہ اُسکے چند فقرات کی جو سچے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں تردید پیش کریں لیکن چند ایک باتیں اُسکے متعلق شایع کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ بقول شخصے۔ حق گفتہ بہ حق نشاید نہفت۔ و ہو ہذا۔

واضح ہو کہ ہر ایک مذہب بجائے خود منجانب اللہ ہونیکا دعویدار ہے لیکن نہایت ضرور اور واجب ہے کہ جس حال میں کہ بہت سے بناوٹی مذاہب دنیا میں پیدا ہو گئے ہیں سچے اور جھوٹے مذہب کی بخوبی جانچ پڑتال کیجاوے اور عقل کی کسوٹی پر لگاکر تحقیق اور تدقیق کیجاوے اور جو مذہب سہو و خطا کی تمام باتوں سے مبرا و معرا ہو وہی خدا کی طرف سے ہوگا اور جس میں نکمّی اور خلاف عقل باتیں پائی جاویں وہ ہرگز ہرگز اگرچہ خدا کیطرف سے ہونے کا دعوی بھی کرے پر کسی طرح سے سچ ٹھہر نہیں سکتا۔

گرنتھ صاحب کی تمام تعلیم میں دو قسم کی باتیں پائی جاتی ہیں اوّل وہ جو اچھی تعلیم کہلانے کے لایق ہیں جنکا مختصر بیان ہم کرتے ہیں۔

(۱) الف اکیم ایک اکار زالا۔ امر اجونی نہ جات نہ جالا۔ محلہ ۱ گھر ۱۰ مطلب ایک ہی خدا جو غیر فانی ہے۔

ب۔ اچرج کتھا مہا انوپ پرماتما پار برہم کا روپ۔ مطلب خدا کی شکل اسچرج کتھا اور مہا انوپ ہے۔

(۲) آپے پرکھت حکم سب ساجے۔ آپے تھاپ تھاپ نواجے۔ محلہ ۳ مطلب۔ کہ خدا نے اپنے حکم سے سب کچھ بنایا۔

(۳) پربھ میرا انتر جامی جان۔ کرکرپا پورن پرمیشور نہچل ساچ سبد نیسان۔ محلہ ۵۔ مطلب۔ کہ خدا عالم الغیب ہے۔

(۴) ہاؤ پاپی تت پرم پاکھنڈی تو نرمل نرنکاری۔ آسا محلہ ۱ مطلب کہ خدا ہی صرف پاک ہے۔ آدمی گنہگار ہے۔

(۵) تدھ بن دوجا ناہیں کوئی۔ تو کرتار کرے سو ہوئی۔ محلہ ۵ گھر ۲ مطلب کہ خدا ہی قادر مطلق ہے۔

(۶) تو ہی تو ہی ہوں ہارا۔ اگم اگادھ اونچ اپارا۔ محلہ ۵ مطلب خدا ہی ہے جو سب سے بزرگ ہے۔

(۷) میرا پربھ ساچا سدا ہی ساچا۔ سرشاہ پاتشاہ۔ محلہ ۳۔ مطلب خدا ہی سچا بادشاہ ہے بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

ایسے اور بھی بہت سے مقاموں میں گرنتھ صاحب میں خدا کی نسبت اچھی تعلیم پائی جاتی ہے لیکن اُسکے خلاف ایسی تعلیم بھی پائیجاتی ہے جو اُوپر کی تعلیم کو بالکل اُلٹ کر ناقص بنا دیتی ہے۔ مثلاً نہ کچھ جنمے نہ کچھ مرے۔ آپن چلیتر آپ کرے۔ یعنے نہ کچھ پیدا ہوتا ہے اور نہ کچھ مرتا ہے بلکہ یہہ سب کچھ خدا کا چلتر ہے۔ اور دوسری جگہہ میں ہے ایک رُوپ سگلو پاسارا۔ آپے بنج آپو بیوپارا۔ یعنے ایک ہی (خدا) سب جگہہ پھیل گیا ہے آپ ہی بنج کرتا ہے اور آپ ہی بیوپار کرتا ہے۔ اور پھر ایک اور جگہہ پر یوں لکھا ہے۔ آپے دانا آپے بینا آپے آپ اپاے پینا۔ آپے پون پانی بیستر آپے میل ملاے ہے۔ آپے پرکھ آپے ناری۔ آپے پاسا آپے ساری۔ آپے مچھو تھیں بھیل ترور آپے جل تھل ساگر ترتر آپے مچھ کچھ کرنی کر۔ تیرا روپ نہ لکھیا جاے ہی۔ آپے دھرتی دھول اکاسی۔ آپے ساجے گن پرگاسی۔ جتی ستی سنتو کھی آپے۔ آپے کار کمائے ہے۔ مطلب سب کچھ خدا خود ہی ہے۔ بعض عقل باتیں یہہ بھی ہیں

(۱) سبھناں کا دھر لکھیا ہوئی۔ کرنی باجھو ترے نہ کوئی۔ کرنی باجھہ بہشت نہ پائے وغیرہ۔ مطلب تمام آدمیوں کا حساب ہوگا بغیر اعمال کے کوئی نہ بچیگا۔

(۲) جیسا بیجے سو لُنے سو کھٹے سو کھائے۔ مطلب جو جیسا بوتا ہے ویسا کاٹیگا اور جو جیسا حاصل کرتا ہے ویسا کھائیگا۔

(۳) ذات کا گربھ نہ کر مورکھ گنوارا۔ اس گربھ تے چلے بہت بکارا۔ مطلب ذات پرستوں کو نصیحت ہے کہ ذات کا فخر نہ کریں کیونکہ اس میں بہت بُرائیاں ہیں۔

(۴) کام کرودھ کایا کو گالے۔ جیو کنچن سوہاگہ ڈھالے۔ محلہ ۵ مطلب شہوت اور غصہ وجود کو گلا دیتے ہیں جسطرح سوہاگہ سونیکو ڈھال دیتا ہے۔

(۵) پاپ کما وندیاں تیرا کوئی نہ بیلی رام۔ کوئی نہ بیلی ہوئے تیرا سدا پچھوتاوے۔ محلہ ۵ مطلب گناہ کرتے ہوئے تیرا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

دوسرے قسم کی وہ باتیں ہیں جو قابل اعتراض ہیں اور عقل کے ترازو میں وزن کرنے سے بیچ کم نکلتی اور قایم رہنے کے لایق نہیں ہیں

خدا گناہ کا بانی ہے

(۱) آپے کرے کرائے کرتا آپے بھرم بھلا یندا۔ محلہ ۳۔ مطلب آپ خدا سب کچھ کرواتا ہے اور خود ہی آدمی کو غلطی میں ڈالتا ہے۔ دوسری جگہہ لکھا ہے۔ ہر اکیناں مارگ پاے آپے۔ ہر اکیناں اوجھڑ پائے۔ مطلب خدا کسی کو راہ پر ڈالتا ہے اور کسی کو گمراہ کرتا ہے۔ پھر لکھا ہے۔ آپے اوجھڑ پائیندا پیارا۔ آپے دکھائے راہ۔ محلہ ۴۔ مطلب آپ ہی خدا گمراہ کرتا اور آپ ہی راہ دکھلاتا ہے۔ دوسرے مقام میں لکھا ہے۔

کرم سکرم کرائے آپے قیمت کون انجھوے۔ مطلب نیکی اور بدی خود خدا کرواتا ہے۔ ایک اور جگہہ یوں لکھا ہے "اکیو آپ کراون ہارا۔ آپے پاپ پُنی لیتارا۔ یاؤن الکھری پاؤڑی"۔ مطلب کہ پاپ اور پُن خدا کرواتا ہے۔ مندرجہ بالا اور دوسری اور بانیوں سے واضح ہوتا ہے کہ خود خدا گناہ کا بانی ہے۔ کیا یہہ سچی تعلیم ہو سکتی ہے؟ عقل کے نزدیک ہرگز یہہ درست ٹھہر نہیں سکتی۔ اگر خود خدا گناہ کا بانی ہے تو وہ پھر گنہگار سے حساب کیونکر لیگا؟

قسمت ۲

(۲) جو دُھر لکھیا لیکھ سے کرم کمائے سی۔ جا ہوے خصم دیال تا محل گھر پائے سی۔ مطلب خدا نے آدمی کی قسمت شروع سے لکھدی ہے اور جیسا لکھدیا ہے ویسا ہی آدمی کام کرتا ہے وغیرہ۔ اگر خدا نے ہر ایک آدمی کی قسمت پہلے لکھدی اور اُنکے لئے سب کچھ یعنے نیکی اور بدی کا فاعل ہونا مقرر کردیا تو پھر عقل کے روسے آدمیوں کا کیا قصور ہوا کیونکہ وہ تو وہی کچھ کرینگے جو خدا نے مقرر کردیا ہے اور اُنکے ذمے بھگتی بندگی وغیرہ کرنیکی کوشش وسعی اور نیکی و بدی کا شوق و خوف بالکل فضول ہے۔

تناسخ

(۳) کام کرودھ لوبھ موہ موتے سدا آواگون۔ پربھ پریم بھگت گوپال سمرن مِٹت جونی بھجون۔ محلہ ۵۔ مطلب یہ کہ کام کرودہ لوبھ موہ وغیرہ گن ہونکے سبب سے آدمی آواگون میں پڑیگا۔ لیکن اگر خدا سے محبت کرے اور اُسکی بندگی کرے تو جونی بھجون سے چھوٹ جاویگا۔ دوسری جگہہ لکھا ہے۔ لکھہ چوراسی اسیلی گھٹے نہ ودھے اُتاہ۔ مطلب ایک لاکھ چوراسی ہزار جونیں ہیں اُن میں آدمی پڑتا ہے۔ یہہ مسئلہ تناسخ بالکل عقل ونقل کے خلاف ہے کیونکہ آجتک اسکا پورا ثبوت دلیل کے ساتھ نہیں دیا ہے بلکہ اُسکے رد میں بہت سے رسالے اور کتابیں لکھی گئی ہیں اس مختصر تحریر میں اس مسئلہ کی تردید میں کچھہ لکھہ نہیں سکتے پر صرف اتنا کہتے ہیں کہ یہہ مسئلہ بالکل بے بنیاد اور فضول ہے اور خلاف از عقل ہے۔

راہِ نجات

(۴) ہر ہر جاپ تاپ برت نیما۔ ہر ہر دھیائے کُشل کھیما۔ مطلب جپ تپ برت اور نیم سے اور خدا کی بندگی سے تسلی اور بخشش ملیگی۔ یہہ طریق نجات گنہگار کے لئے دوزخ پہنچانیکا سیدھا رستہ ہے کیونکہ نہ یہہ کام کوئی کرسکتا ہے اور نہ انکی روسے بچیگا۔ اسلئے کہ آدمی کا دل ناپاک ہوگیا ہے اور کوئی نیکی اس سے ہونی بالکل ناممکن اور دشوار ہے۔ تو پھر کسطرح سے اس نیکی سے بچنے کی امید ہو سکتی ہے۔

مندرجہ بالا جو باتیں ہم نے نکالکر گرنتھ صاحب سے پیش کی ہیں یہہ ہی سکھ صاحبان مانتے ہیں اور ان ہی پر اُنکا ایمان ہے اور ان ہی پر عاقبت کی تسلی اور تشفی کئے بیٹھے ہیں مگر سکھ صاحبان کو ضرور لازم ہے کہ ذرا غور و فکر سے اِن پر سوچیں اور عقل کو کام میں لاکر آزمائیں کہ آیا یہہ طریق نجات اور تعلیم جسکو وہ قبول کئے بیٹھے ہیں سچ مچ راہ حق ہے کہ نہیں۔ اور وہ اسکے وسیلے آسمانی خوشی اور ابدی نجات پاسکتے ہیں کہ نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آجکل تمام مذاہب والے اپنے پُرانے اور بوسیدہ خیالات کو جان گئے اور اُنکے درست کرنیکی فکر میں لگ گئے ہیں اور انپر اپنے نئے خیالات کے رنگ برنگ کے لباس پہناکر خوبصورت بنانا چاہتے ہیں اور بیدار ہونا چاہتے اور "ہوشیار ہو جاؤ" پکارنے لگے ہیں اور یہہ ایک اچھا نشان ہے اور ضرور چاہئے لیکن ہوشیار ہوکر اور ایک قدم تحقیق اور تفتیش کیطرف بڑھنا چاہئے اور جانچ پڑتال کرکے بہتر کو اختیار کرنا چاہئے۔ تعلیم مندرجہ بالا کے سوا گرنتھ میں بہت دُھندلی سی اور ایک تعلیم پائی جاتی ہے جسکی چند ایک باتیں یہاں ظاہر کرینگے۔ لیکن افسوس یہہ ہے کہ سکھ صاحبان اِن باتوں کیطرف متوجہ نہیں ہیں۔

گرنتھ میں بعض جگہہ گورو کی ضرورت پر کئی اشلوک پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک یہہ ہے "جے سو چندا اُگوے سورج چڑھیے ہزار۔ ایتے چانن ہوندیاں گورو بن گھور اندھار"۔ مطلب کہ اگر سو چاند اور ہزار سورج ہوں اور گورو نہ ہو تو بھی اندھیرا چھا رہی ہوگا۔ اور یہہ ضرورت کیوں معلوم ہوئی ایک جگہہ اسطرح پر لکھا ہے "وکرم دھرم کچھ اُونچ نہ آیو نہ اُونچی نرمل کرنی۔ چھڈ سیانپ سنجم نانک لاگو گورو کی چرنی"۔ مطلب کہ نہ ہم سے کرم دھرم ہوا ہے اور نہ نیکی ہوئی ہے۔ ایسی نیکی اور ریاضت وغیرہ کو چھوڑو اور نانک اور گورو کے قدموں پر لگ جاؤ۔ اور سچے گورو کی بابت ایک جگہہ یوں لکھا ہے "ست گورو ساچا دیا بھیج چر جیوں اُونچا سنجوگ۔ اُودر ماہ آئے کیا نواس۔ ماتا کے من بہت بگاس۔ جمیا پوت بھگت گوبند کا۔ پرگٹیا سب ما لکھیا دھور کا۔ دس ماسیں حکم بالک جنم لیا۔ مٹیا سوگ مہاں آنند تھیا"۔ محلہ ۵ مطلب۔ کہ خدا نے سچا ست گورو بھیجدیا اور اُسنے مجسم ہوکر ماں کے رحم میں سکونت اختیار کی اور ماں کا دل بھی بہت خوش و خرم ہوا۔ اور خدا کا بیٹا پیدا ہوا۔ جیسا کہ پہلے سے لکھا تھا وہ پورا ہوا دس مہینے کے اندر لڑکا پیدا ہوا۔ غم و رنج مٹ گیا اور خوشی اور شادمانی ہوئی۔ اور ایک دوسری جگہہ لکھا ہوا ہے کہ "شبدے دھرتی شبدے اکاس۔ شبد و شبد ہویا پرکاش۔ شبد کُنجی شبد وتالا۔ شبد و شبد ہویا اوجالا"۔ یہہ فقرے ٹھیک انجیل کے قول کے ساتھ ملتے ہیں جو یوحنا کے ۱ باب کی پہلی آیتوں میں پایا جاتا ہے۔ ایسے اور بہت سے واک گرنتھ صاحب میں پائے جاتے ہیں جنسے پایا جاتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے انجیل مقدس کی کچھ روشنی اُسوقت مجمل طور سے سکھوں کے گوروؤں کو ملی تھی مگر پورے طور سے نہیں۔ اور اغلب ہے کہ جو جو باتیں انجیل مقدس سے مطابقت رکھتی ہیں اُنکا ماخذ خود انجیل ہی ہے۔ اس مضمون کے طول ہونیکے خوف سے ہم اِس جگہہ اُن تمام باتوں کو درج نہیں کرسکے امید ہے کہ بشرط فرصت کبھی بخوبی صاف طور سے ظاہر کرینگے۔

نہایت صفائی کے ساتھ یہہ تعلیم تو گرنتھ سے نکلتی ہے کہ کل آدمی گنہگار ہیں۔ ایک جگہہ لکھا ہے "جیت سمندر ساگر نیر بھریا تیتے اوگن ہمارے۔ دیا کرو کچھ مہر اوپا یو ڈوبدے پاتھر تارے"۔ مطلب۔ کہ جسطرح سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اُسیطرح ہم گناہوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اے خدا رحم کر اور مہربان ہو اور ڈوبتے ہوئے پتھروں کو کنارے لگا۔ پر جو جو طریقے نجات کے از روئے گرنتھ نکلتے [illegible]

اگر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اِسلئے ہم سکھ صاحبان کے روبرو اس طریقے کو پیش کرتے اور اُنکی توجہ خاص کے ملتجی ہیں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ سب راہِ راست پر آویں ॥

مضامین مفید المبتدئین

گیارھواں سبق

خلاصہ

خلاصہ میں نقطے نکالے گئے ہیں ؛

(۱) نقطہ (عبرانیوں ۳ باب ۱ آیت) سردار کاہن پر غور کرنا چاہئے ؛
(۲) ،، (عبرانیوں ۳ باب ۲ آیت) ہمارا سردار کاہن امانتدار
،، تھا ؛
(۳) ،، (عبرانیوں ۴ باب ۱۴ آیت) ہمارا سردار کاہن
،، افلاک سے گذر گیا یعنے پاکترین مکان میں داخل ہوا ؛
(۴) ،، (عبرانیوں ۴ باب ۱۵ آیت) ہمارا سردار کاہن ہماری
،، سستیوں میں مددگار ہے۔
(۵) ،، (عبرانیوں ۴ باب ۱۵ آیت) بغیر گناہ کرنیکے وہ ہر
،، ایک بات میں ہماری مانند آزمایا گیا ؛
(۶) ،، (عبرانیوں ۴ باب ۱۶ آیت) ہم فضل کے تخت کے
،، پاس دلیری سے جا سکتے ہیں کیونکہ ہمارا سردار کاہن
،، وہاں ہے ؛
(۷) ،، (عبرانیوں ۴ باب ۱۶ آیت) فضل جو موقع پر کام
،، آویگا ہم پا سکتے ہیں اس واسطے ہمارا سردار کاہن
،، جلال کے تخت کے سامنے ہے ؛
(۸) ،، (عبرانیوں ۵ باب ۱ آیت) خداوند مسیح باپ سے
،، مقرر کیا گیا تھا اور آدمیوں سے چن لیا گیا تھا۔
(۹) ،، (عبرانیوں ۵ باب ۲ آیت) ہمارا سردار کاہن
،، نادانوں اور گمراہوں پر شفقت کرتا ہے کیونکہ وہ
،، ہر ایک کی کمزوری سے واقف ہے ؛
(۱۰) ،، (عبرانیوں ۵ باب ۴ و ۵ آیت) مسیح نے اپنے
نقطہ آپ کو سرفراز نہیں کیا۔ بلکہ وہ سرفراز کیا گیا تھا ؛
(۱۱) ،، (عبرانیوں ۵ باب ۶ آیت) تسلی کی بات ہے کہ
،، مسیح ہمیشہ تک سردار کاہن رہتا ہے۔
(۱۲) ،، (عبرانیوں ۵ باب ۷ آیت) ہمارا سردار کاہن دعا
،، مانگنے والا تھا اور ہے اور اپنی زندگی کے دنوں میں
،، اُس نے نمونہ چھوڑ دیا کہ کسطرح دعا مانگنی چاہئے ؛
(۱۳) ،، (عبرانیوں ۵ باب ۹ آیت) ہمارا سردار کاہن
،، کامل ہے ؛
(۱۴) ،، (عبرانیوں ۵ باب ۹ آیت) ہمارا سردار کاہن
،، ہمیشہ نجات کا باعث ہوا ؛
(۱۵) ،، (عبرانیوں ۶ باب ۲۰ آیت) ہمارا سردار کاہن
،، ہمارا پیشرو ہے اور جہاں وہ آج کل ہے ہم بھی
،، وہاں جاوینگے اور اُس کی موت کے وسیلے
،، سے وہ پردہ جو جلال کے تخت کے سامنے
،، تھا ہٹ گیا ہے اور اب ہمارا دخل پانا ممکن ہے ؛
(۱۶) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۲ آیت) ہمارا سردار کاہن
،، پہلے راستی کا بادشاہ ہے اور پھر سلامتی کا
،، بادشاہ ہے ؛
(۱۷) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۱۱ آیت) ہارون کی کہانت
،، کامل نہ تھی۔ اس واسطے ضرورت پڑی کہ ایک
،، اور کہانت ہو جو مسیح اور اُسکے مقدسوں سے
،، بن چکی ہے ؛
(۱۸) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۱۵ و ۱۶ آیات) ہارون جسمانی
،، آئین کے مطابق کاہن ہوا اس صورت میں کہ
،، ہم غیر فانی ہیں چاہئے کہ ہمارا سردار کاہن ہمیشہ
،، کی زندگی کے آئین کے مطابق کاہن ہووے
،، اور ایسا سردار کاہن جو ملک صدق کے طور پر
،، تھا ہم کو مل چکا ہے ؛
(۱۹) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۲۰ و ۲۱ آیات) خداوند مسیح
نقطہ ۔ پکے طور پر پکا سردار کاہن ہوا۔ خدا کے وعدے
،، کے ساتھ ؛
(۲۰) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۲۲ آیت) ہمارا سردار کاہن
،، ایک بہتر عہد کا ضامن ہوا ؛
(۲۱) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۲۵ آیت) مسیح کی کہانت
،، ایسی ہے جو دوسرے تک نہیں پہنچتی ؛
(۲۲) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۲۵ آیت) مسیح سردار کاہن
،، اپنے لوگوں کے لئے ہمیشہ جیتا ہے۔ اس لئے
،، وہ آخر تک بچا سکتا ہے ؛
(۲۳) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۲۶ آیت) وہ سردار کاہن
،، جو ہمارے لایق تھا ہم کو مل چکا ہے اور آسمانوں
،، سے بلند کیا گیا ہے۔ جہاں نہ شیطان اور نہ
،، کوئی اُس کا فرشتہ فریب پہنچا سکتا ہے وہ دور
،، پھینکا گیا ہے ؛
(۲۴) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۲۷ آیت) اُس کی قربانی
،، اُس کی کہانت کی طرح پاک تھی بلکہ ذات
،، کی طرح کامل تھی ؛
(۲۵) ،، (عبرانیوں ۷ باب ۲۸ آیت) کاہن جو تھے
،، شریعت کے سبب سے مقرر کئے گئے تھے
،، لیکن ہمارا سردار کاہن مسیح کلام سے مقرر
،، ہوا۔ اور کلام شریعت سے بڑھکر ہے یہودی
،، قوم نہ تو شریعت سے جس طرح کہ وہ خیال
،، کرتے تھے۔ بلکہ خدا کے کلام سے پیدا
،، ہوئی تھی ؛

باقی

آئندہ

⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

⁘ ⁘ ⁘

⁘



واقعات اور رائیں

جاپان کی جوان ملکہ

کئی باتوں میں خود انکاری کرتی ہیں تاکہ اپنا روپیہ خیرات کے کاموں میں خرچ کر سکیں۔ اُن کا دل ایسا نرم ہی کہ ہر قسم کی دردناک خبر ملکہ کے کان تک پہنچانا منع کیا گیا ہی۔

پوسٹل اور ٹیلیگراف کرسچن ایسوسئیشن۔

کچھ عرصے سے محکمہ ڈاک اور تار کے ملازموں میں کام کرنے کے لئے اِس نام کی ایک مسیحی انجمن قایم کی گئی ہی۔ اِس انجمن کا کام ہندوستان میں بھی کیا جاتا ہی اور اِس انجمن کی طرف سے ایک اخبار بنام برائیٹ ایکوز بھی نکلتا ہی۔ ہماری دعا ہی کہ خداوند اِس انجمن کے کام میں برکت دیوے اور محکمہ ڈاک اور تار کے سب ملازم مسیح پر ایمان لاویں۔

گلیڈسٹون نیشنل میموریل

مسٹر گلیڈسٹون کی یادگار قایم کرنے کیلئے انگلستان میں بڑی سرگرمی سے چندہ ہو رہا ہی اب تک ۲۱۹۸۵ پونڈ لکھا گیا ہی اور بہت سا وصول بھی ہو چکا ہی۔ امید ہی کہ بہت جلد کافی تعداد چندے کی میموریل قایم کرنے کے لئے جمع ہو جاوے گی +

ہندوستانی مسیحی اور بشپ آف کلکتہ

اُن ہندوستانی مسیحیوں نے کہ جو انگلستان میں تعلیم وغیرہ کی غرض سے رہتے ہیں انڈین کرسچن ایسوسی ایشن آف گریٹ برٹن کے نام سے ایک انجمن قایم کی ہوئی ہی۔ ڈاکٹر ولڈن۔ صاحب جب بشپ کے عہدے پر مقرر کئے گئے تو اِس انجمن کی طرف سے مبارکبادی کا ایڈرس پیش کیا گیا۔ انجمن کے پریسیڈنٹ اور پادری ڈاکٹر بھابھا آنریری سیکریٹری ڈاکٹر بی۔ ایم۔ ٹونبرج مسٹر نیوٹن ذت اور مسٹر۔ وی ایم کیوگے نے نئے بشپ صاحب کی خدمت میں اُس ایڈریس کو پیش کیا۔ انگلستان کا مشہور اخبار ٹائیمز کہتا ہی کہ بشپ صاحب نے مندرجہ بالا صاحبان کو مبارکباد دی اور بڑی خوشی سے ایڈرس کو قبول کیا۔ اُنہوں نے انجمن کے مقاصد کے ساتھ پوری ہمدردی ظاہر فرمائی ہی اور ہر طرح کی مدد دینے کا وعدہ کیا ہی۔

طالب علموں کے لئے عالمگیر دعا کا دن۔

تمام دنیا کی مسیحی جماعت دعا کی طاقت کو پہچانتی جاتی ہی اور مسیحی مذہب کی ساری کامیابی کا بھید بہت کچھ مسیحیوں کے ایکدل ہو کر دعا مانگنے پر منحصر ہی۔ یہہ خوشی کی بات ہی کہ سال گذشتہ کیطرح اِس سال بھی ۱۲ فروری ۱۸۹۹ء کا اتوار مقرر کیا گیا ہی کہ تمام دنیا کی مسیحی جماعت ایکدل ہو کر طالبعلموں کیلئے دعا مانگے۔ ہم جانتے ہیں کہ کلیسیا کی آئندہ حالت بہت کچھ منحصر ہی کہ جوان طالبعلم ہیں اسواسطے سب کو ملکر دل سے طالبعلموں کیلئے دعا مانگنا چاہئے کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اُنکے دل بھی آسمانی تعلیم کو حاصل کر کے منور ہوتے جاویں ؛

عمدہ یاد۔ پادری جان نیوٹن صاحب بڑھاپے میں جب اُن کی یادداشت کمزور ہو گئی اور آنکھوں سے کم نظر آتا تھا کہا کرتے تھے کہ اگر میں اور کچھ بھول جاؤں تو بھول جاؤں مگر یہہ باتیں کبھی نہیں بھول سکتا۔ (۱) میں بڑا گنہگار ہوں۔ (۲) یسوع مسیح قادر نجات دہندہ ہی۔

ٹرکی کا تعصب۔ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ سے سلطان روم نے پلیسٹاین کے حاکموں کے پاس حکم بھیجا ہی کہ کسی یہودی کو خواہ وہ ٹرکی کی رعایا ہی کیوں نہ ہو پلیسٹاین میں جایداد غیر منقولہ حاصل کرنے کا حق نہ دیا جاوے۔ کیا انصاف اِسی کا نام ہی؟

لڑکیوں کے لئے عمدہ نمونہ۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہی کہ لنڈن میں نمایش ہوئی۔ اُس میں کتابوں کی جلد کے سب سے عمدہ دو نمونے بنانے کے لئے ایک لڑکی بنام مس میتھوز کو انعام دیا گیا۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہہ مس میتھوز کون ہیں۔ چند ہفتے بعد معلوم ہوا کہ مس میتھوز اور پرنسس وکٹوریا جو شاہزادہ ویلز کی کنواری بیٹی ہیں ایک ہی شخص ہیں۔ یہہ بات نہ انعام دینے والوں اور نہ شاہی خاندان کے کسی شخص کو معلوم تھی۔ شاہزادی بڑی محنتی ہیں۔ دو سال ہوئے اُن کا ارادہ ہوا تھا کہ لنڈن کے ہسپتال میں داخل ہو کر نرس (دائی) کے کام کو سیکھیں مگر گھر کے کام سے فرصت نہیں مل سکی۔ ہماری لڑکیوں کو شاہزادی کے نیک نمونے کی پیروی کرنی چاہئے۔ ہماری لڑکیاں اپنے ہاتھوں سے محنت کرنا خاصکر نرس کے کام کو کمینہ کام سمجھتی ہیں اُن کو جاننا چاہئے کہ کوئی کام جس سے ہم دوسروں کو فایدہ پہنچا سکتے ہیں کمینہ نہیں ہی بلکہ سب سے افضل کام وہی ہی کہ جس سے انسان اپنی اور اوروں کی بھلائی کے لئے کچھ کر سکتا ہی۔

بہادر لڑکا۔ تھوڑا عرصہ ہوا ہی کہ وہائیٹسٹون نامی قصبے کے نزدیک ریل کی سڑک کے نزدیک نیڈا انٹونی نامی قریباً دس برس کی عمر کا لڑکا جا رہا تھا اُس نے کسی بڑی چیز کے گرنے کی آواز سُنی اُس کے نزدیک ریل کی سڑک میں خم تھا خم کے پاس جا کر دیکھا کہ ایک بھاری پتھر سڑک پر گر پڑا ہی۔ خیال کر کے کہ ریل جلد آنے والی ہی اور خم کے باعث سے پتھر نظر نہیں آویگا حتی المقدور تیزی سے دوڑتا ہوا گھر میں آیا اور اپنی بہن کا لال کرتا لے گیا اور اُس کو جھنڈی کی بجائے استعمال کر کے ریل کو ٹھہرا دیا جس سے بہتوں کی جان بچ گئی۔ گاڑی مسافروں سے بھری ہوئی تھی۔ اور سڑک کے ایک طرف جہاں پتھر گرا تھا سو فٹ کے قریب گہری غار تھی۔ جب گاڑی ٹھہر گئی تو یہہ شرمیلا لڑکا چھپ گیا۔ لوگوں نے ڈھونڈ کر اُس کا پتہ نکالا

مخمس بر غزل سفیر صاحب مرحوم

ہمارے حال پر رحمت ہوئی بحرِ سخا کیسی +
زہے فضلِ اتم دی وقت پر آگر جزا کیسی
نجاتِ سرمدی دی مفت ہمکو بے بہا کیسی
دوائے خونِ عیسیٰ حق نے کی ہمکو عطا کیسی
تپِ عصیاں سے حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی

علامۂ زماں گو صاحبِ علم و عمل ہوتے
وے تدلیل و حجت سے نہ ہرگز بر محل ہوتے
طریقِ معرفت میں دست و پائے عقل شل ہوتے
نہ معنے ذاتِ مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری آمد سے ظاہر ہوگئی شانِ خدا کیسی

عجب آفت زدہ یہہ تو شجر تھا باغِ عالم میں
برہنہ۔ بیجیا۔ بے برگ و بر تھا باغ عالم میں ؛
غم و رنج و الم پیشِ نظر تھا باغِ عالم میں
میر انخلِ تمنا بے ثمر تھا باغِ عالم میں
سمومِ یاس نے ہر دم تھی کی مجھہ پر جفا کیسی

نہ چٹخا کوئی بھی تھا غنچۂ لبستہ دلا اپنا
نہ تھا اس دَورِ گردوں میں کوئی طلبا اپنا
سمجھ بیٹھا تھا میں رسوائی اور ذلت صلا اپنا
نسیمِ لطف سے لیکن گلِ مقصد کھلا اپنا
اِس ہی سے بارور ہی شاخِ نخلِ مدعا کیسی

عزیز و اب نہالِ گلشنِ اقبال ہیں مومن
نعیمِ ہر دو عالم کو لئے خوشحال ہیں مومن
تعالیٰ اللہ زہے طالع ۔مبارک فال ہیں مومن
یسوع کے نقدِ جاں دینے سے مالا مال ہیں مومن
زرِ ایماں سے پُر ہے کیسۂ قلبِ صفا کیسی

رفاقت میں تری ہم مرٹیں بس زندگی یہہ ہو ؛
ہدایت میں تری ہم مرٹیں بس زندگی یہہ ہو ؛
اطاعت میں تری ہم مرٹیں بس زندگی یہہ ہو
محبت میں تری ہم مرٹیں بس زندگی یہہ ہو
کسے کہتے ہیں جینا۔ موت کیا ہو اور قضا کیسی

محبِ تارِ نظر اور رشتۂ ایمان منجی پر ہو
رہے مضبوط قایم آپ کا ہر آن منجی پر ہو ؛
نہ دل سے تصدق اپنی کر دو جان منجی پر
سفیر اب جس طرح ہو جان سے قربان منجی پر
بچانے کیلئے تیرے کی جس نے جاں فدا کیسی ؛

از تصنیف چودھری پریوکمار صاحب

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

سکول ہذا میں جماعت چہارم انٹرنس کا سلسلہ تعلیمی سن رواں کے واسطے ۱۵ ماہ حال سے شروع ہوگیا ہے۔ جن مسیحی طلباء نے امسال مڈل کا امتحان دیدیا ہے فوراً شامل ہو سکتے ہیں۔

(۲) سکول کا پرائمری و مڈل کا تعلیمی سال ۱۰ فروری سن حال سے شروع ہوگا یعنے ترتیب جماعت بندی کی ہوگی لہذا وہ مسیحی طلباء جو پرائمری یا مڈل میں تعلیم پانی چاہتے ہیں اُن کو ۱۰ فروری تک پہنچ جانا چاہیئے۔

(۳) اِس سکول میں پرائمری کی تعلیم کا سلسلہ بجائے دو سال کے ایک سال میں اور مڈل کا بجائے تین سالوں کے دو سالوں میں ختم کیا جاتا ہے۔ اِس طرح سے والدین طلباء کو دو سال فایدہ فیس ہے نیز علاوہ ازیں وقت کی بچت ہوتی ہے۔ پراسپکٹس نیز دیگر دریافت طلب امورات کیواسطے پرنسپل صاحب مدرسہ سے خط و کتابت ہونی چاہیئے

ضرورت

مڈل انگلو ورنیکولر مشن سکول چمبہ کیلئے ایک مسیحی اُستاد انٹرنس پاس شدہ اور ایک مولوی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مسیحی اُستاد کی ۲۵ روپیہ اور مولوی کی ۱۵ روپیہ ہوگی۔ ہر دو اسامی ۱۰ فروری میں مامور ہونگی۔ لہذا درخواستیں اور سندات جلد روانہ مجھہ مشتہر کے پاس کی جائیں۔

المشتہر
ایس۔ سی۔ سرکار ہیڈ ماسٹر سکاچ مشن سکول
ریاست چمبہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں ؛
لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؛

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وایلی کے اہتمام سے چھپا ؛